بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملاقات : صاحبزادہ ہادی

ہفت روزہ "حرمت" کا رئیس التحریر "حرمین" سے انٹرویو

سعودی مجلس شوریٰ پر تنقید کا کوئی جواز نہیں

شاہ فہد کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی

ہفت روزہ "حرمت" کے نمائندہ صاحبزادہ ہادی المنان نے رئیس التحریر "حرمین" سے ایک تفصیلی انٹرویو کیا، جو "حرمت" کی ۳ر فروری ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں شائع ہوا ——— افادیت کے پیشِ نظر اسے من و عن "حرمین" کے ادارتی کالموں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)

مولانا محمد مدنی "حرمین شریفین موومنٹ پاکستان" کے قائد ہیں۔ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر بھی ہیں۔ انہوں نے دینی علوم کی تعلیم کا ایک ادارہ "جامعہ علومِ اثریہ" کے نام سے جہلم میں قائم کر رکھا ہے۔ اس ادارہ کے وہ چانسلر ہیں اور اثریہ ٹرسٹ ہسپتال کے چیئرمین ہیں۔

مولانا حال ہی میں سعودی عرب کا تفصیلی دورہ کر کے واپس لوٹے ہیں۔ اس موقع پر ہفت روزہ "حرمت" نے ان سے انٹرویو کیا۔ اس انٹرویو میں ان کے دورہ سعودی عرب کی مناسبت سے زیادہ تر سوالات سعودی عرب ہی سے متعلق ہیں۔ سعودی عرب سے متعلق یہ ایک معلومات افزا انٹرویو ہے، جو نذرِ قارئین ہے۔

○ س..... مولانا یہ فرمایئے کہ آپ نے جو "حرمین شریفین موومنٹ" قائم کی ہے، اس کے مقاصد کیا ہیں؟ اس موومنٹ کے قیام کی آپ نے کیوں ضرورت محسوس کی؟

☆ ج..... دراصل اس کے قیام کی ضرورت تو خلیج کی جنگ کے دوران اس لئے محسوس کی گئی تھی کہ اس پلیٹ فارم سے سعودی عرب اور کویت کے موقف کی وضاحت اور حمایت کی جا سکے، اور اس وقت ہم نے اس سلسلے میں بھرپور کام کیا۔ چونکہ ہم سمجھتے تھے کہ کویت مظلوم ہے، اس لئے ہم نے کویت کی حمایت کی۔ اس بنیاد پر "حرمین شریفین موومنٹ پاکستان" کا اصل مقصد اور موقف مظلوم کی حمایت قرار پایا۔ لہٰذا ہم نے خلیج کی جنگ ختم ہونے کے بعد بھی اس موومنٹ کو

جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اب ہماری موومنٹ جہاں بھی اور جو بھی مظلوم ہو' اس کی حمایت کرتی ہے۔ مثلاً" میاں نواز شریف کو ہم مظلوم سمجھتے ہیں کہ ان کی قانونی حکومت کو غلط بنیادوں اور مقاصد کے لئے ختم کیا گیا' تو ہم نے میاں محمد نواز شریف کی حمایت کی ہے اور کرتے رہیں گے۔ اسی طرح افغانستان' کشمیر اور بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی بھی ہم حمایت کرتے ہیں۔

○ س..... کیا آپ صرف مسلمان مظلوم کی حمایت کرتے ہیں یا ہر مظلوم کی حمایت آپ کا مقصد ہے۔ اگر مسلمان ظالم ہو اور مظلوم غیر مسلم ہو تو پھر آپ کی موومنٹ کا کیا طرزِ عمل ہو گا؟

☆ ج..... اگر قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ ثابت ہو جائے کہ واقعی غیر مسلم مظلوم ہے' اور جس نے ظلم کیا ہے وہ مسلمان ہے' تو ہم مظلوم ہی کی حمایت کریں گے' وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔

○ س..... آپ نے حال ہی میں سعودی عرب کا تفصیلی دورہ کیا ہے۔ آج سے ۷۰ سال پہلے جب ابھی وہاں آلِ سعود کی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی' اس وقت کے حالات سے بھی آپ یقیناً" آگاہ ہوں گے۔ آپ سعودی حکومت کے قیام سے پہلے اور سعودی حکومت کے قیام کے بعد کے حالات میں کیا فرق محسوس کرتے ہیں؟

☆ ج..... زمین آسمان کا فرق ہے۔ ۷۰ سال پہلے جب ابھی سعودی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی' تو اس وقت خطہ عرب میں انتہائی غربت اور کسمپرسی کی صورتِ حال تھی اور اس وجہ سے وہاں امن و امان کے حالات بھی بے حد خراب تھے۔ سخت بدامنی کا دور دورہ تھا۔ چوری ڈاکہ' قتل و غارت گری اور ہر طرح کا خلفشار موجود تھا۔ یہاں تک کہ وہاں حاجیوں تک کو لوٹ لیا جاتا تھا۔ مگر آلِ سعود سے ملک عبدالعزیز کی جب وہاں حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے وہاں ایک ایسا انقلابی پروگرام برپا کیا کہ حالات تیزی سے بدلنے لگے۔ امن و امان قائم ہو گیا اور ملک اقتصادی لحاظ سے تیزی سے ترقی کرنے لگا۔ اور اب صورتِ حال یہ ہے کہ وہاں جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں اور اقتصادی لحاظ سے ملک انتہائی طور پر مستحکم ہو چکا ہے۔ مختصراً" سعودی عرب اس وقت ہر لحاظ سے ترقی کے عروج پر ہے اور امریکہ جرمنی جیسے ترقی یافتہ ممالک' بلکہ پوری دنیا کے لوگ سعودی عرب کے لوگوں کے سامنے خدام کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ پوری دنیا کی بہترین مصنوعات سعودی عرب میں پہنچائی جاتی ہیں اور سعودی عرب پر اللہ تعالیٰ کی یہ برکات اس لئے ہیں کہ آلِ سعود نے وہاں قرآن و حدیث کا نظام نافذ کیا ہوا ہے' یہ ساری برکات اس نظام کی وجہ سے ہیں۔

○ س..... کیا سعودی عرب نے زرعی لحاظ سے بھی کچھ ترقی کی ہے؟

☆ ج.....یہ آپ نے بہت ضروری سوال کیا ---- یہ قرآن و حدیث کا نظام نافذ کرنے ہی کی برکات ہیں کہ صحرا ہونے کے باوجود سعودی عرب نے زرعی لحاظ سے بے حد ترقی کی ہے۔ وہ عربی جو کبھی گندم کے ایک دانے کو ترستے تھے' اب خود ۱۸ کے لگ بھگ ملکوں کو اپنے ملک کی گندم برآمد کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ پاکستان جیسے زرعی ملک نے بھی سعودی عرب سے گندم منگوائی تھی۔ تمام عرب ممالک میں سعودی عرب کی سبزیاں' دودھ' لسی اور مرغی خانے سے متعلقہ تمام چیزیں یعنی انڈے اور مرغی کا گوشت وغیرہ سپلائی ہوتے ہیں۔ ہم نے خود شارجہ میں سعودی عرب کی لسی پی تھی۔

○ س..... وہاں کی عدالتوں کے بارے میں کچھ بتائیں' ان کا مقدموں کی سماعت کا کیا طریق کار ہے' کیا وہاں بھی ہمارے ہاں کی طرح مقدموں کے فیصلوں میں سالہا سال لگ جاتے ہیں؟

☆ ج.....اول تو سعودی عرب میں جرائم شاذونادر ہی ہوتے ہیں مگر جو مقدمات عدالتوں میں جاتے ہیں' عدالتیں ان کا فیصلہ ۴۰ دن میں کر دیتی ہیں۔ وہاں مقدموں کے فیصلوں میں تاخیر بالکل نہیں ہوتی اور تمام فیصلے قرآن و حدیث کے احکام کے عین مطابق ہوتے ہیں-کوئی فیصلہ اللہ کے قانون سے باہر ہو ہی نہیں سکتا۔ قتل کے لئے قصاص کی حد نافذ ہے' چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے' زانی کو شریعت کے احکام کے عین مطابق سزا دی جاتی ہے۔ وہاں نہ تو عدالتوں میں رش ہوتا ہے اور نہ مقدموں کے فیصلوں میں تاخیر ہوتی ہے۔ انصاف میں تاخیر بھی چونکہ ایک بے انصافی ہے' اس لئے عدل و انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق وہاں عوام کو بروقت انصاف مہیا کیا جاتا ہے۔

○ س.....وہاں امن و امان کی کیا صورتِ حال ہے؟

☆ ج.....وہاں حالات پر حکومت کا اتنا مضبوط کنٹرول ہے اور نظم و نسق اتنا مستحسن ہے کہ سعودی عرب کے لوگوں کو جان' مال' اور عزت کا کوئی خطرہ نہیں۔ وہ سعودی حکومت کی موجودگی میں اپنے آپ کو مکمل طور پر محفوظ محسوس کرتے ہیں۔ لوگ اپنی قیمتی کاروں میں زیورات سے لدی پھندی اپنی جوان بہو بیٹیوں کے ساتھ صحرائی فضا سے محظوظ ہونے کے لئے سنسان صحراؤں میں بے دھڑک چلے جاتے ہیں۔ انہیں اس طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا کہ کوئی انہیں لوٹ لے گا' ان کی کار چھین کر لے جائے گا' ان کی کسی بہو بیٹی کو اٹھا لے گا' ان کے زیورات چھین لے گا۔ مدینہ منورہ سے دمام یا ریاض تک ہزاروں میل کا سفر ہے۔ راستے میں کوئی گاؤں یا شہر نہیں ہے' ویران صحرا ہیں۔ لوگ اپنی قیمتی کاروں میں یہ طویل سفر کرتے ہیں' اور جہاں چاہتے ہیں' راستے میں ستانے کے لئے کار کھڑی کرتے ہیں۔ ریت پر چٹائی بچھاتے ہیں اور اپنے اہلِ خانہ

کے ساتھ تسلی سے آرام کرکے پھر اپنا سفر شروع کر دیتے ہیں۔ انہیں یہ فکر نہیں ہوتا کہ جونہی ویران صحرا میں گاڑی کھڑی کریں گے' اچانک کسی طرف سے کلاشن کوف بردار ڈاکو نمودار ہوں گے اور آپ کا سب کچھ لوٹ کر غائب ہو جائیں گے' یا تاوان کی خاطر کار سمیت کار کے مسافروں ہی کو اغوا کرلیں گے' وہاں ایسا قطعاً" نہیں ہے۔ وہاں مکمل امن و امان ہے اور وہاں کے لوگ مکمل احساسِ تحفظ کے ساتھ جیتے ہیں' اور یہ سب کچھ قرآن و حدیث کے اس نظام کی برکات ہیں جو آلِ سعود نے وہاں نافذ کر رکھا ہے۔

○ س..... دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں' جہاں منشیات کے سوداگروں نے ہیروئن اور دوسری منشیات نہ پہنچا دی ہوں ---- کیا سعودی عرب میں بھی ہیروئن عام ہے؟

☆ ج..... بالکل نہیں! سعودی عرب میں ہیروئن یا کسی بھی قسم کی منشیات لے جانے کی سزا موت ہے' اور یہ صرف تحریر کی حد تک نہیں' بلکہ یہ سزا عملاً" وہاں نافذ ہے۔ اگر سعودی عرب میں منشیات لے جانے کے جرم میں کوئی ملوث پایا جائے تو فوری سماعت کے بعد جرم ثابت ہونے پر ایسے شخص کو موت کی سزا دے دی جاتی ہے۔ اس لئے منشیات کے سمگلر وہاں منشیات لے جانے سے ڈرتے ہیں۔

○ س..... مجموعی طور پر وہاں جرائم کی کیا صورتِ حال ہے؟

☆ ج..... سعودیہ میں ترقی یافتہ ممالک کی طرح جرائم کو پالا نہیں جاتا' بلکہ جرائم کو جڑ سے اکھاڑا جاتا ہے۔ سوشلزم' کیمونزم یا جمہوریت' کسی بھی نظام میں جرائم کو روکنے کے لئے کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہو سکی۔ یہ صرف ایک سعودی عرب ہے' جہاں قرآن و حدیث کے نظام کی برکات سے سعودی حکمرانوں نے جرائم کا قلع قمع کر دیا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک انسانی حقوق کے نام پر مجرم کو پالتے ہیں اور حریتِ انسانی کے نام پر انسانیت کی عزت سے کھیلتے ہیں۔ مگر سعودی عرب ایک ایسا ملک ہے' جہاں مجرم شاہ فیصل کا بھتیجا ہی کیوں نہ ہو' اگر وہ قتل کرتا ہے تو صرف ۴۰ دن کے اندر اندر کیفرِ کردار تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ اس لئے وہاں جرائم بہت کم ہیں۔ مجرموں کو سزائیں دینے کے ساتھ ساتھ وہاں نیکی اور اچھائی کی ترغیب بھی دی جاتی ہے۔ حکمران سعودی خاندان' عوام کے سامنے نیکی اور پارسائی کا ایک نمونہ ہے۔ غیرت اور شرم و حیا کا اتنا پاس ہے' آج تک سعودی عرب کے کسی بھی شاہی خاندان کی کسی عورت کا کوئی فوٹو کبھی اخبار میں نہیں چھپا اور شاہ فہد یا ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے آج تک کبھی سگریٹ تک نہیں پیا۔ شاہ فہد تہجد گزار بادشاہ ہیں اور ملک بھر میں بھی' جونہی اذان کی آواز سنائی دیتی ہے' ہر شخص اپنے رب کے حضور

سر بسجود ہو جاتا ہے۔ وہاں نام نہاد ثقافت اور کلچر کے نام پر ناچ گانے اور راگ رنگ کی محفلیں نہیں سجتیں۔

○ س.....گذشتہ دنوں شاہ فہد نے ایک مجلسِ شوریٰ کے قیام کا اعلان کیا تھا' کیا یہ ملک کو جمہوریت کی راہ پر ڈالنے کی ایک کوشش ہے؟ اس کے بارے میں کچھ تفصیل سے بتائیے؟

☆ ج.....جدید رجحانات اور قدیم روایات کو یکجا کرنے کے لئے شاہ فہد نے ایک مجلس قائم کی ہے' جس کا نام مجلسِ شوریٰ رکھا گیا ہے۔ اس کا سب سے بڑا مقصد امورِ مملکت میں ملک کے تمام لوگوں کو شریک کرنا ہے۔ اس مجلسِ شوریٰ میں ملک میں موجود ہر طبقے کے لوگوں کی نمائندگی موجود ہے۔ یہ ملک کے قابل ترین لوگوں پر مشتمل ایک ایسی ٹیم ہے جو ملک میں ترقی کی رفتار تیز کرنے' ملک میں امن و امان کے قیام اور نظام و نسق کو مزید بہتر خطوط پر چلانے کی غرض سے' امورِ سلطنت کو نبٹانے کے سلسلے میں ہر نوع کے معاملات میں شاہ کی معاون ہو گی۔ مجلسِ شوریٰ کا اعلان کرتے وقت قرآنِ حکیم کی دو آیات کا حوالہ دیا گیا تھا:

۱۔ "وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ"

ترجمہ: "(اے اللہ کے پیغمبرؐ) اپنے صحابہؓ سے معاملات میں مشورہ کیا کریں۔"

۲۔ "وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ"۔

ترجمہ: (ان کا ہر معاملہ آپس میں مشورہ سے ہوتا ہے)

قرآنِ پاک کی مندرجہ بالا دو آیات کو مجلسِ شوریٰ کے قیام کی بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس کا مغربی جمہوریت سے قطعاً" کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف آپس میں مشورے کو مضبوط اور مربوط بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے مجلسِ شوریٰ معرضِ وجود میں آئی ہے۔ ان شاء اللہ اس کے قیام سے ملک میں تعمیر و ترقی کے کام میں پہلے سے بھی کہیں زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔

○ س.....مقاماتِ مقدسہ کی تعمیر و توسیع کی کچھ تفصیل بتائیں گے؟

☆ ج.....جی ہاں' کیوں نہیں' حرمین شریفین کی جتنی خدمت سعودی حکومت نے کی ہے' اس کی مثال اس سے پہلے پوری تاریخ میں نہیں ملتی۔ بیت اللہ کی عمارت کو اتنا وسیع کر دیا گیا ہے کہ اس کی چھت کے نیچے اب بیک وقت کئی لاکھ آدمی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ پوری عمارت کو "ایئرکنڈیشنڈ" کر دیا گیا ہے۔ عرب کی سخت ترین گرمی کے موسم میں بھی بیک وقت کئی لاکھ کا اجتماع ہوتا ہے' مگر ایئرکنڈیشننگ کی وجہ سے لوگ کسی تکلیف کے بغیر اپنے دینی فرائض ادا کرتے ہیں۔ مسجدِ نبوی میں سعودی حکومت کے قیام سے پہلے صرف پانچ ہزار آدمیوں کے نماز ادا کرنے کی گنجائش تھی'

جبکہ سعودی حکومت نے مسجد نبوی میں اتنی توسیع کی ہے کہ اب وہاں دس لاکھ آدمیوں کے بیک وقت نماز ادا کرنے کا انتظام ہے۔ یہ تو مثال کے طور پر آپ کو بتایا ہے' ورنہ مجموعی طور پر اس سلسلے میں جتنا کام اس حکومت نے کیا ہے' اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ اس لئے شاہ فہد نے اپنے لئے "خادم حرمین شریفین" کا لقب اختیار کیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو شاہ کہلانے کی نسبت حرمین شریفین کا خادم کہلانے میں زیادہ فخر محسوس کرتے ہیں۔ پورے ملک' بلکہ دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر و توسیع کے سلسلے میں سعودی حکومت کی بڑی خدمات ہیں۔ منیٰ' عرفات اور دیگر مقامات پر حجاج کرام کے لئے سعودی حکومت نے بہتر سے بہتر سہولتیں مہیا کر رکھی ہیں۔ نیز یہ کہ پوری دنیا سے عمرے اور حج کے لئے آنے والے لوگوں کو بغیر کسی فیس کے مفت ویزے جاری کئے جاتے ہیں ------ اور دنیا میں کسی بھی مسلمان ملک پر کوئی مشکل وقت آئے' سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مدد سعودی عرب ہی دیتا ہے۔

○ س..... بوسنیا میں اس وقت مسلمان سخت مصیبت میں ہیں' بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے سعودی عرب نے کیا خدمات انجام دی ہیں' اور کشمیر کے لئے اس نے کیا کیا ہے؟

☆ ج..... بوسنیا میں سب سے پہلے خوراک' کپڑے اور دوائیاں سعودی عرب ہی نے پہنچائیں' اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ سعودی عرب بوسنیا کو ہر طرح کی سیاسی اور اخلاقی امداد مہیا کر رہا ہے۔ دو دفعہ بوسنیا کے صدر کو اپنے ہاں بلایا۔ اسی طرح کشمیر کو بھی ہر طرح کی سیاسی اور اخلاقی امداد مہیا کر رہا ہے۔ افغانستان میں مجاہدین کو سعودی عرب نے جو بے پناہ امداد دی' اس سے کون واقف نہیں؟ اسی طرح پوری دنیا میں مسلمانوں پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا' سعودی عرب نے اپنی سی بھرپور مدد دی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں جو عناصر کل سعودی عرب کی مخالفت کر رہے تھے' آج وہ بھی حمایت کر رہے ہیں۔

○ س..... کیا ڈالر کے مقابلے میں وہاں کی کرنسی کی قیمت بھی آئے دن گھٹتی رہتی ہے' اور ہمارے ہاں کی طرح مہنگائی میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے؟

☆ ج..... جی نہیں۔ ۱۹۸۰ء میں ریال کی قیمت جو تھی' آج بھی وہی ہے۔ ۱۹۸۰ء میں بھی ایک ڈالر پونے چار ریال میں آتا تھا' آج ۱۹۹۳ء میں بھی پونے چار ریال ہی کا ایک ڈالر ہے۔ اسی طرح ۱۹۸۰ء میں چیزوں کی جو قیمتیں تھیں' آج ۱۹۹۳ء میں بھی وہی ہیں۔ وہاں کے نظام کو دنیا کے تمام نظاموں کے مقابلہ میں استحکام حاصل ہے۔ خاص طور پر مغربی جمہوریت کو تو سعودی عرب کے نظام کے مقابلے میں بالکل ہی استحکام حاصل نہیں۔ سعودی عرب کا مزدور بھی رات کو پیٹ بھر کر

اور گرمیوں میں ایئرکنڈیشنڈ میں سوتا ہے۔

○ س.....وہاں کے نظامِ تعلیم کے بارے میں کچھ بتائیں؟

☆ ج.....وہاں کی تمام یونیورسٹیوں میں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ مکمل مذہبی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ان یونیورسٹیوں سے جو ڈاکٹر' انجینئر' اکاؤنٹنٹ اور وکلاء تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوتے ہیں' وہ عالمِ دین بھی ہوتے ہیں۔ مساجد میں جو امام جماعت کراتے ہیں' ان میں سے کوئی انجینئر ہو گا' کوئی ڈاکٹر ہو گا اور کوئی وکیل۔ وہاں ہر چیز میں مذہب کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ عدالتوں کے قاضیوں کے لئے خصوصی دینی تعلیم کا اہتمام ہوتا ہے' صرف دینی تعلیم سے آراستہ لوگ ہی قاضی بن سکتے ہیں۔

○ س.....مولانا آپ فرماتے ہیں کہ سعودی عرب کا نظام شرعی نظام ہے' مگر اسلامی شریعت سیاسی نظام کے طور پر خلافت کا نظام تجویز کرتی ہے' جبکہ سعودی عرب میں ایک ہی خاندان کی حکومت چلی آ رہی ہے اور ولی عہد کا پہلے سے اعلان کر دیا جاتا ہے؟ جبکہ خلافت میں بیعت ضروری ہے؟

☆ ج.....جب ولی عہد کا اعلان کیا جاتا ہے تو پھر اس کے حق میں ملک سے رائے حاصل کی جاتی ہے' اور بیعت بھی درحقیقت رائے ہی حاصل کرنے کی ایک شکل ہے۔ پھر سب سے بڑی اور بنیادی بات یہ ہے کہ وہاں جو ملک کا نظام چل رہا ہے' وہ قرآن و حدیث کے عین مطابق چل رہا ہے۔ تو جب قرآن و حدیث کے مطابق ہے' تو پھر اسلامی نظام نہیں تو اور کیا ہے؟

○ س..... خلیج کی جنگ کے دنوں میں اس طرح کی باتیں بہت سننے میں آئیں کہ امریکہ نے سعودی عرب کے تیل کے تمام کنوؤں پر قبضہ کر لیا ہے اور سعودی معاشرے کو بھی وہ اپنے کلچر میں رنگ رہا ہے۔ سعودی عرب کے بازاروں میں امریکی جوڑے بے پردہ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے گھومتے رہتے ہیں۔ ان باتوں میں کوئی حقیقت بھی تھی یا یہ سب پراپیگنڈہ تھا؟

☆ ج.....یہ سب پراپیگنڈہ تھا۔ وہاں امریکہ کا کلچر بالکل نہیں آیا۔ کبھی کوئی امریکی جوڑا بازاروں میں اس طرح گھومتا ہوا نہیں دیکھا گیا' امریکیوں کے کیمپ بالکل علیحدہ لگے ہوتے تھے۔ یہ البتہ ضرور تھا کہ کبھی تنہا کوئی مرد سودا سلف لینے بازار میں آ جاتا تھا' یہ کلچر کو متعارف کرانے والی بات بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ میں اس کا عینی شاہد ہوں۔ جہاں تک تیل کے کنوؤں کا تعلق ہے' تو تیل نکالنے کا جو نظام پہلے تھا' وہی خلیج کی جنگ کے بعد بھی رہا۔ شروع میں تیل انگریزوں ہی نے نکالا تھا' اب تو سعودی خود بھی تیل نکال رہے ہیں۔ البتہ ٹیکنالوجی میں انگریز اب بھی شریک ہیں۔

○ س.....وہاں کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے' تو پھر عوام کی آواز حکومت تک کیسے پہنچتی ہے؟

٭ ج۔۔۔۔جب وہاں حکومت نے اپنے ملک کے ہر شخص کو زندگی کی تمام سہولتیں مکمل طور پر مہیا کر رکھی ہیں۔ مکان، تعلیم، لباس اور انصاف جیسے بنیادی حقوق جب ہر شخص کو حاصل ہیں، تو پھر کوئی کس بارے میں آواز اٹھائے گا؟ اس لئے وہاں اول تو کوئی آواز اٹھاتا ہی نہیں، اور اگر کوئی مسئلہ ہو تو لوگ وفود کی شکل میں شاہ فہد، ولی عہد اور دوسرے اعیانِ حکومت سے مل کر اپنے مسائل پیش کرتے رہتے ہیں۔ ان کی بات سنی جاتی ہے اور جو مسائل حل طلب ہوں، انہیں حل کیا جاتا ہے۔

شعر و ادب

جناب عاطرؔ صدیقی
(دوحہ، قطر)

پیامِ رب، پیامِ مصطفیٰؐ ہے!

چراغِ کن فکاں جس سے جلا ہے
دو عالم کا وہی فرمانروا ہے

وہی دراصل خیر الرّازقیں ہے
زمانے کو جو روزی بانٹتا ہے

جو روٹھے ناخدا کچھ غم نہیں ہے
محافظ میری کشتی کا خدا ہے

سوا اس کے نہیں ہے کوئی اپنا
جو دل کے قصر میں جلوہ نما ہے

بہت اونچا ہے رتبہ آدمی کا
سبق معراج سے ہم کو ملا ہے

لبادہ پارسائی کا پہن کر
سرِ بازار شیطاں گھومتا ہے

بڑی ندرت فضا ہے اس کی عاطرؔ
مئے کوثر پہ جس کا دل فدا ہے

کرشمہ دیکھ کر شق القمر کا
دیارِ کفر حیراں ہو گیا ہے

یہ ہے جبریلؑ کی آواز عاطرؔ
پیامِ رب پیامِ مصطفیٰؐ ہے